ہمیں بھی ساقیِ کوثر ہے وحدت کے دو چھینٹے
تسلی کیلیے ہیں بس تری رحمت کے دو چھینٹے

ٹریکٹ نمبر ۱۸

دو چھینٹے

پردیسی جی برہمچاری سہیل ہند سہسوانی ناظم اعلیٰ بزم رحمانی نخچہ پور ہندو سمردہ
سادہارن کے اُپکار کے پریوجن لکھکر اسلامی منڈلی اٹاوہ اکشتانوسار

بار اول مطبع یوسفی واقع چرکاپور کانپور میں چھپوایا ایک ہزار

باہتمام محمد یوسف خان و محمد اطہر خان مالک مطبع ہذا
ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء خوشخط محمد یٰسین
قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لگا غافل تو چشم دل میں بسم اللہ کی عینک
ہے بسم اللہ کی عینک ہے نور اللہ کی عینک

اگر ہو دیکھنا تجکو رسول اللہ کی صورت
لگائے چشم باطن میں اطیعوا اللہ کی عینک

مصفا کر تو پہلے لا الہ سے نظر دل کی
لگائے چشم باطن میں پھر الا اللہ کی عینک

عدو کی کمائی خلقے بسم اللہ کے لیکر
ہوں تا ال الحمد کے ہے کلام اللہ کی عینک

مردوں پر نور چمکا کے جلائے حکم باری سے
مسیح جب دم لگاتے قم باذن اللہ کی عینک

نگاہ لطف سے تاری کو نوری کردیا بیشک
رسول اللہ فی ذاتی تھی عین اللہ کی عینک

سہیل زار میری رات دن یہی تمنا ہے
مجھے مرشد سے ملجائے فنا فی اللہ کی عینک

سب فنا ہو جائیگی دنیا کی ہستی ایک دن
نیستی ہو نیکو ہے ہر ایک ہستی ایک دن

سلطنت اور نام والے جو کہ تھے باکروفر
دیکھی انکی قبر پر حسرت برستی ایک دن

گر یہی دور رہا ہوم اور اگنی ہوتر کا
آریوں کو ہوگی حاصل تنگدستی ایک دن

نیوگ کا چکار رہا یونہی تو سنلو ستر و
اس بلندی سے تو آئیگی پستی ایک دن

نیوگ اور شدھی سلامت ہے تو سنلو آریو
وید کی تعلیم ہو جائیگی سستی ایک دن

اینٹھتے ہو کس لیے آواگون کے زعم میں
ہاسگوں میں ڈالیگی تم کو یہ مستی ایک دن

کہتے ہو جیو اور پرکرتی ہے ایشور کی طرح
تمکو لے ڈوبیگی یہ ہی خود پرستی ایک دن

کہتی ہے آبادی دنیا سے ہر اک قبر یوں
خاک میں ملجائیگی یہ بارہ بستی ایک دن

ہے یہی پردیسی جی کی ہمت و جرأت اگر
شور دن کی دور ہو جائیگی مستی ایک دن

جب زمانے میں کلام اللہ کا غل ہو گیا
وید کا جلوہ بھی بھارت ورش میں گل ہو گیا

دھرم اور پرچار سب کھویا قرآن نے وید کا
تھی ترقی جتنی اتنا ہی تنزل ہو گیا

وید نے قرآن کو کھویا ہے ویدک اندھکار
وید کے رہنے میں ہی اپنے تامل ہو گیا

کھو دی بھارت ورش کی مہماری کتنا ہی وید
قل ہو اللہ احد سنتے ہی بس مرا قل ہو گیا

میری پرستش اندار ومتر ویہ شوک ہے
رو برو قرآن کے میں مجبور بالکل ہو گیا

دیکھ کر پردیسی جی نور نشانے اللہ کو
ختم ویدک دھرم کا دور تسلسل ہو گیا

گر گئی گھائل زمانے کو ادا قرآن کی
ہم نے تو دیکھی نہیں کوئی کتاب اس شان کی

شرک کی خارش تھی جسکو دی نہ تب ایمان کی
دی کلام اللہ نے اسکو دوا ایمان کی

کفر میں تھے جانکی پرشاد تھے قرآن سے
جانکی جی خوب پائی تم نے راحت جان کی

کیا ہون کیا دیوتوں کیا شرادھ اہی آریو
راہ ڈھونڈھو گیان کی ایمان کی عرفان کی

لکڑی اور گھی چندن اور سمدھی نیرو نشتبل
کیا ضرورت ہے ہون میں اسقدر نقصان کی

عشق و صدق و حب طاعت چاہیے اس راہ میں
ہو نہیں سکتا مہاشہ سردشنکیمان کی

ہو گئے پرسٹ آچار اور ہو گا تمہارا استنگار
آریو پردیسی جی کی بات مانو گیان کی

بیاج کھانے سے کرو توبہ خدارا مومنو
منع کرتا ہے تمہیں قرآن تمہارا مومنو

لینا دینا لکھنا دلوانا سبھی ہے ناروا
بلکہ ناجائز ہے ادنی بھی اشارا مومنو

جب عمل تعلیم قرآن پر کرو گے صدق سے
کام بنجائیگا سب بگڑا تمہارا مومنو

سب مسلمان جب کریں آپس میں بھائی ورتی
ظلم بھائی پر پھر کیونکر گوارا مومنو

بس تمہیں افعال بد کھو دیئے ہیں ہارے ہم
لٹ گیا قومی خزانہ سب ہمارا مومنو

سود خواری سے کرو توبہ خدارا صدق سے
ورنہ کھو بیٹھو گے یہ اعزاز سارا مومنو

آریہ عیسائی حملہ کر رہے ہیں دین پر
لٹ رہا ہے دن دہاڑے گھر ہمارا مومنو
تم بھی جاگو بدلو کروٹ کسقدر دن چڑھ گیا
سوتے سوتے مال کتنا تمنے ہارا مومنو

کہتا ہے پردیسی جی قرآن میری لو خبر
کرتے ہیں بیدین تمکو پارا پارا مومنو

جائے جھوٹی گواہی سے تیرا ایمان - ای انسان نافرمان

سچ کہو سچ کہ صداقت سے بنے گا سب کام
اسکا آغاز بھی بہتر ہے اور اچھا انجام
لعنت اللہ ہے کاذب پہ پڑھو پاک کلام
جھوٹے ہوتے ہیں بہت خوار و ذلیل و بدنام

ہوشیاری بیداری سب دور ہے مکاری عیاری بھرپور ہے + کام ایسا نکر پیارے
تو ہے مسلمان + ای نادان پڑھ قرآن -

جائے جھوٹی گواہی سے تیرا ایمان ای انسان نافرمان -

کسقدر سچے تھے مشہور مسلمان یارو
کام دشوار بھی تھے انکو سب آسان یارو
کذب سے ہوتا ہے بیزار بس ایمان یارو
کہتا ہے تمسے یہ پردیسی ابھی مان یارو
سرداری زرداری بھرپور رہو
سچے پیارے باری سے مسرور رہو

ہے پردیسی سچ دل میں رکھو بے گمان
پڑھ قرآن یاد رہے ایمان

کھیل کود میں گنوائی عمر تمنے ساری
پیاری پیاری گئی دولت عزت طاقت قوت سب گئی چلی
تاش کی تلاش میں ڈبوئی سب معاش
کہ رہے یار دوست ہمسے دور باش

دور دور ہے بے شعور پر غرور جھوٹی تیری یاری

موت کا جب تیر لگا تو دانت بھینچنے لگے
ہو گئی بے میرازی روح جب سدھاری

یہ قصور نکرو زور ہے ضرور دینے والا خواری

چارنس غلام جو رسترہ کا نقش چھوڑتا نیل گن میتیا تاش رہے اپنے منھ کو موڑ

پادے نور پر سرور نو ضرور رکتا بر ہم جاری

کیا گیان یہ پردہ ڈالا مردہ کے جلوانے مین

ہو دیدی گری مین ہاتھ اس سے کیا مطلب ہوگا
اسی بجا دیا انعام پایا نیکنامی کا
نیارا انداز دیکھو سترو دید ونکے حامی کا
بتاؤ آریون خزانہ اس بد انتظامی کا

ہو گئی تجارت تہ دبالا سوامی کے سمجھانے مین

ہو لیسی پانچ ہاتھ اور چار طشتی مین آ جو جھی ہو
سخاوت ایسی لیسی جو ٹر کی جسنے نقب دیتی ہو
بتائے ایسی بد وہ جو ہمارے گھر کا بھیدی ہو
نہ پھر کیون آریون کو نیز سکھ سے ناامیدی ہو

سکھ سے سوامی نے نکالا جو تنگ ہین ادھجانے مین

اگر ہو لاش جو من کی تو گھی بھی آگن جھونکن ہو
گر جب قوم کا ایسا نہ کیون وہ قوم نرجن ہو
بکے گھر بار سیٹھ بیم اک اک گھر کا برتن ہو
تو پھر اس قوم پر ہر ایک نسان کیون نہ بدظن ہو

نکلگیا خوب دوالا گئی کے ساتھ جانے مین

سر گھی نہو تو بھیک مانگی فرشتہ دارون سے
خدا محفوظ رکھے ایسی دھرمی ٹھیکہ دارون سے
دیا سرکار سے حاصل کرے یا اپنی یارون سے
ہمین پردیسی جی قرآن سنے فرمایا اشارون سے

ہر دن گرانا اعلے دھرتی کے تہ خانے مین
کیون کرتے ہو ہمسے ان بن سنو یار مہاشہ جی

ہے کہان وہ دید تمہارا جو سب جگ سے ہے نیارا
دکھلاؤ اسکا ہمین جو بن سنو یار مہاشہ جی
جہان پردیسی جی آئے سب آریہ ہین گھبرائے
جمعیت ہو گئے دہین فورا سنو یار مہاشہ جی

شدھی سے شدھ جہان کو کیا خبط ایمان کو
ڈالی اگیان کی یہ چلمن سنو یار مہاشہ جی

جب دھیرج داتا پایا یوگن نے اسے بلایا
قربان کیا سب تن من دھن سنو یار مہاشہ جی

جیو پرکرتی کو انادی کہکر کردی بربادی
تم لیڈر ہو بکے سنو یار مہاشہ جی

جیسی بدھ پارسی ہندو عیسائی مسلمان ہر سو
سب ہیں تم سے یکدم بدظن سنو یار مہاشہ جی

کھنڈن سے چھوڑا نہ کسی کو سب دنیا سے ناتا توڑا
کردو تیاگ اب اپنے مشغل من سنو یار مہاشہ جی

کیا یوگ سے لاج کا کھٹکا غیرت کی مٹائی شنکا
کیا خوب بنایا ہے چوہن سنو یار مہاشہ جی

پردیسی جی سچ کہتے تم سیدھے کیوں نہیں رہتے
کردو ٹھیک تم اپنا چال چلن سنو یار مہاشہ جی

بھجن شدھی

کرو چار ابرو کا صفایا ہے کیسی تمہاری بدھی

دیا نند جی نے دیا آریہ کیوں کل کو بہکایا	کچھ ایشور کا خوف نہ آیا جاتی رہی بدھی

ہے کیسی تمہاری شدھی

ستیارتھ میں دیکھیں تم نے ہیں گاتی	دھرم ویر ہے آج مہاشہ کل جو تھے نسرتی

ہے کیسی تمہاری شدھی

بال سفید آئی ہو دانت بھی ٹوٹ رہا پھر سامان تجوید دو
ست دھرم کی تھلتی جوڑ دہی ہی تیتی ردو دھی

ہے کیسی تمہاری ست دھی

پردیسی جی کا مانو کہنا جو چاہو سکھ سے رہنا
ہیں تو اب ایمان کا گہنا نہ رہیگی بدھی

ہے کیسی تمہاری شدھی

سدا جگ میں نہیں جینا رے
گھر در زر سب وار دینی پر

وقت شفقت ہے گھبرانا آفت مصیبت غم کھانا
غم کھانا پچھتانا گھبرانا یہی پریم کا زینہ رے

شدھی کی دردی میں ہی سکھ دیسی ہنسی گر دیسے کو جو
غفلت میں آ رہا اب تم نہ سو بان لی دسہرے میں آ کر رہی بار

یہ ہے مکتی کا قرینہ رے

پردیسی جی بن جاؤ شدھ کر تم جب پہچان جاؤ
گھر کو تا جاؤ آدمی آؤ نہ کچھ خوف کھاؤ ورنہ ہو گی تکنی تارے

جب کلام اللہ میں شان الٰہی دیکھ لی
ہمنے گھر بیٹھے خدا کی سب خدائی دیکھ لی

پوچھی جب حدت تو فرمایا کلام اللہ نے
دل میں ہمنے ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

کفر کو کر پاپ دھو کر نور دل میں بھر لیا
اپنی آنکھوں نے قرآن کی رہنمائی دیکھ لی

شدھ کرتے ہو جسے اس سے الگ ہو کہاں کہاں
آریو ہمنے تمہاری بیوفائی دیکھ لی

لائے جب ایمان قرآن پر تو بولے پنڈت ماتہ
وید کی ہمنے بہت بے اعتنائی دیکھ لی

باتوں ہی باتوں میں رکھا دیئے ہو گو مگر
بات جو قرآن نے فرمائی بتائی دیکھ لی

اک ارث وید ہی لیکن کیا کیا اسنے کام
کسقدر قرآن نے کی حاجت روائی دیکھ لی

ہے جو سوال عمر اٹھتالیس برس آج جب ہو
سوامی کی میں نے لکھی لکھائی دیکھ لی

اسطرح کا برہمچاری بھی ہوا ہوگا کوئی
عمر یہ کس کو ملی تمنے یہ بھائی دیکھ لی

جلتے ہو پردیسی جی سے کیوں بھائی اسقدر
سچ بتاؤ ان میں کیا ایسی برائی دیکھ لی

دو چھینٹے

ہمیں بھی ساقی کوثر نے وحدت کے دو چھینٹے
تمھاری امت سے بڑھکر نشہ ہو دنیا میں عصیاں کا
مگر عشق نبی سے گرو یا بد ہوش متوالا
شراب معرفت کے پایا خمار ایسا
ہوائے عشق میں جب آنکھ کھولی تیرے عاشق نے

تسلی کیا لیے ہیں یا بس تری رحمت کے دو چھینٹے
ڈبوتے ہیں یہی انسان کو غفلت کے دو چھینٹے
ہوا مستانہ پی جب سے تری الفت کے دو چھینٹے
ذرا گردن جھکا کر پائی کیفیت کے دو چھینٹے
تو ہر شے میں نظر آئی تری قدرت کے دو چھینٹے

ملیں گے حشر میں تم کو سہیل زار خالق سے
سقاہم ربہم کے حصہ زہے بہت سے دو چھینٹے

تمام شد